خاکہ نگاری: تعریف اور روایت

کسی پسندیدہ ، ہر دل عزیز اور محبوب شخصیت کی اپنے موئے قلم سے چلتی پھرتی بے لاگ اور چسپ تصویر اتارنے کا نام خاکہ ہے۔اسی کو انگریزی زبان میں اسکیچ کہتے ہیں۔خاکہ میں تھوڑی بہت سوانحی معلومات بھی درج ہوتی ہیں،مگر یہ سوانح اور خودنوشت جیسی مشہور عام اصناف سے الگ ایک صنف ہے۔سوانحی مضمون میں یا خودنوشت بنیادی معلومات کا اندراج ضروری ہے، پیدائش،تعلیم وتربیت، خاندانی کوائف، زندگی کے نشیب وفراز کا مربوط انداز میں تذکرہ ہوتا ہے، جب کہ خاکہ میں اس شخصیت کے کسی ایک پہلو کو بھی پیش نظر رکھا جاسکتا ہے اور اسی ایک پہلو کے ارد گرد خاکہ پر مبنی تحریر کو محدود رکھا جاسکتا ہے۔خاکہ کے لیے اس شخصیت کا بڑا ہونا ضروری نہیں۔خاکہ کسی بھی شخصیت کا بھی لکھا جاسلتا ہے، عالم دین، ولی اور ادیب وشاعر کا بھی اور کسی معمولی شخصیت یعنی چپراسی اور جاروب کش کا بھی خاکہ لکھا جاسکتا ہے۔رشید احمد صدیقی کا خاکہ کندن مثال کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے جو ایک چپراسی کا خاکہ ہے اور اردو ادب کی تاریخ میں بہت دل چسپ اور مشہور بھی ہے۔

خاکہ کا نہ کوئی پلاٹ ہوتا ہے، اس کا کوئی مخصوص رنگ تحریر بھی نہیں ہوتا۔یہ قلم کار کی ذہنی افتاد اور اس کی طبعی ترنگ پر منحصر کرتا ہے کہ وہ خاکہ میں کس پہلو سے زیادہ کام لیتا ہے اور کن پہلوؤ کو نظر انداز کردیتا ہے۔اس کو مجبور اور مقید نہیں کیا سکتا۔اچھے خاکہ میں سوانح اور خودنوشت کے اجزا بھی ہوتے ہیں اور اس پر انشائیہ اور مضمون کی چھاپ بھی ہوتی ہے۔خاکہ نگار ان تمام اصناف کے بطون سے ایک مکمل خاکہ تیار کرتا ہے، جس میں یہ تمام اجزا شامل ہوتے ہوئے اس کو بھی خاکہ ہی کہا جائے گا۔ایک کام یاب اور بہترین خاکہ وہی کہلائے گا، جس میں آنکھوں دیکھے واقعات، دوطرفہ تعلقات، ہنسی مذاق، ادبی محافل ومجالس میں شرکت، دید وشنید اور باہمی ملاقاتوں، مباحثوں اور یادوں کا تذکرہ کیا گیا ہو۔خاکہ ایک کھلی فضا میں پرواز کرتا ہے، اس کو تاریخی واقعات کی کھتونی بنانا بھی ٹھیک نہیں ہے۔نہ یہ مناسب ہے کہ خاکہ نگار صاحب خاکہ کی صرف مشکلات اور ان کے دکھ درد کا ہی بیان کرے اور قاری کو حزنیہ فضا میں کھڑا کردے اور نہ تحریر میں اتنا مزاح شامل کردے کہ قاری بے خود اور لوٹ پوٹ ہوجائے۔خاکہ نگار کے لیے انتہا پسندی سے احتراز کرتے ہوئے خاکہ پر مبنی تحریر کے تمام اجزا میں توازن قائم رکھنا ضروری ہے، تبھی ایک بہترین اور کام یاب خاکہ اس کے قلم سے وجود میں آسکتا ہے۔

خاکہ کے لیے کوئی مخصوص انداز بیان یا رنگ تحریر مخصوص نہیں ہے۔یہ اصل میں خاکہ نگار کی طبیعت اور مزاج پر منحصر کرتا ہے کہ وہ خاکہ کو کس روپ میں ڈھالتا ہے۔خاکہ سنجیدہ ومتین بھی ہوسکتا ہے اور یہ طنز ومزاح سے بھرپور بھی ہوسکتا ہے۔آپ کے نصاب میں شامل کتاب 'کہکشاں' حصہ دوم میں خاکہ کے تعلق سے لکھا گیا ہے:

''عام طور سے یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ خاکا نگار شخصیت کے نقش ونگار کو واضح کرتے ہوئے ذرا سی 'دل لگی' سے باز نہیں آتا۔اسی طرح اکثر وبیش تر خاکے کہیں نہ کہیں ظریفانہ رنگ لیے ہوتے ہیں۔شاید اسی لیے 'خاکا اڑانا' محاورہ بنا۔حالاں کہ ایسی بات بالکل نہیں۔اچھی خاصی تعداد میں ایسے خاکے موجود ہیں جو نہایت سنجیدہ یا عالمانہ ہیں۔اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ خاکے ہر طرح سے لکھے جاسکتے ہیں۔'' (کہکشاں حصہ دوم، ص:۱)

دیگر اصناف کی طرح اردو زبان میں خاکہ نگاری کی بھی ایک روایت رہی ہے۔اردو کی مشہور نثری اصناف، ناول، افسانہ، مثنوی اور داستانوں میں بھی خاکہ کے نقوش تلاش کیے جاسکتے ہیں۔تخلیق کار کردار نگاری کرتے ہوئے اس شخصیت کا خاکہ ہی تو پیش کرتا ہے۔یہیں سے خاکہ نگاری کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ابتدائی شکلیں وابستہ ہیں۔ انھی منتشر خاکہ نما اجزا سے ترغیب پا کر اب مستقل اور کام یاب خاکہ اردو میں لکھے جا رہے ہیں اور کئی خاکوں کے مجموعے شائع بھی ہو چکے ہیں۔ خطوط غالب اور محمد حسین آزاد کی آب حیات میں بھی کچھ ایسے منتشر اجزا موجود ہیں، جنھیں ہم خاکہ کی ابتدائی شکل کہہ سکتے ہیں۔ مرزا فرحت اللہ بیگ نے اپنے استاد ڈپٹی نذیر احمد کا جو خاکہ لکھا ہے، وہ خاکہ کی دنیا میں ایک شاہ کار تصور کیا جاتا ہے اور آج بھی جب ایک کام یاب اور بہترین خاکہ کی مثال دینا ہو تو ہم لامحالہ اسی خاکہ کا نام پیش کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ مولوی عبدالحق، رشید احمد صدیقی، عصمت چغتائی، منٹو، اشرف صبوحی اور شاہد احمد دہلوی نے بھی باضابطہ اور کام یاب خاکے لکھے ہیں، جنھیں اردو میں معیاری خاکوں کی فہرست میں جگہ دی جاتی ہے۔ مزاح نگاروں میں شوکت تھانوی، یوسف ناظم، مجتبی حسین اور احمد جمال پاشا نے کام یاب خاکے سپرد قلم کیے ہیں۔ ہم اگلے سبق میں مرزا فرحت اللہ بیگ کا تحریر کردہ خاکہ 'ڈپٹی نذیر احمد کی کہانی: کچھ میری اور کچھ ان کی زبانی' کا مطالعہ اور اس کا تجزیہ پیش کریں گے۔

DR ABRAR AHMAD

URDU DEPARTMENT

BM COLLEGE RAHIKA, MADHUBANI

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.